بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استخارہ کون کرے؟

استخارہ کے معنیٰ خیر و بھلائی طلب کرنے کے ہیں یعنی استخارہ کی دو رکعت ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی مانگی جاتی ہے لہٰذا جب کوئی شخص کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو استخارہ وہ بذاتِ خود کرے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض لوگوں نے استخارہ کو بھی کاروباری رنگ دے دیا ہے پھر اس طرح استخارہ کے طریقے کی ہیئت بدل کے رہ گئی ہے وہ یہ کہ استخارہ خود کرنے کے بجائے دوسرے لوگوں سے کرایا جانے لگا۔ اور اِس طرح استخارہ کا مقصد ہی ختم ہو کر رہ گیا۔

استخارہ کون کرے اِس سوال کا جواب درجِ ذیل حدیث کریم میں موجود ہے۔

استخارہ خود کریں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بیان ہے کہ!

كان رسو ل اللهصلى الله عليه وسلم يعلمنا الا ستخارة فى الا مور كما يعلمناالسو رة من القران يقول اذا همّ احدكم بالامر فلير كع ركعتين من غير الفريضةثم ليقل اللّهم انى استخيرك بعلمك واستقدرك يقدر تك واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدروتعلم ولا اعلم وأنت علاّم الغيوب اللّهم اِنّ كنت تعلم ان هذا ا لأ مرخير

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمیں اہم کاموں میں استخارہ کرنا سِکھایا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ جب تم میں سے کِسی کا کوئی اہم کام کرنے کا اِرادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اے اللہ! میں تیرے عِلم کے ذریعے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور میں

لی فی دینی و معاشی وعا قبۃأمری
فیسّرہ لی ثمّ بارك لی فیہِ وان
کنت تعلم انّ ھذا ا لامر شرلی فی
دینی ومعاشی وعاقبۃ أمری فاصرفہ
عنی وا صرفنی عنہُ واقدر لی الخیر
حیث کان ثم ارضنی بہ قال یسمّی
حاجتہ.

(صحیح بُخاری)

تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے اپنے لئے
طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے خیر طلب کرتا
ہوں اور میں تجھ سے تیرے بڑے فضل کا
سوال کرتا ہوں تو سب کچھ جانتا ہے اور میں
کچھ بھی نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے
والا ہے اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام
میرے دین اور میرے معاش اور میرے
کام کے انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو
میرے لئے اسے آسان فرمادے پھر اِس
میں برکت ڈال دے اور اے اللہ تو جانتا
ہے کہ اگر یہ کام میرے دین اور میرے
معاش اور میرے کام کے انجام کے لحاظ
سے بُرا ہے تو اے اللہ تو اسے مجھ سے پھیر
دے اور مُجھے اس سے پھیر دے اور
میرے لئے جہاں سے خیر ہو مقدر کردے
اور اِس سے مجھے راضی کردے پھر اپنے کام
کا نام لے۔

مذکورہ بالا حدیث کریم اپنے مطلب میں بالکل واضح ہے کہ!

اِستخارہ اُسے ہی کرنا چاہیے جو کسی اہم کام کا ارادہ رکھتا ہو۔ تعجب ہے کہ خود عمل سے راہِ فرار اختیار کر کے دوسروں سے استخارہ کرانا۔

یہ تو حدیثِ کریم کی واضح خلاف ورزی ہے۔ جن لوگوں نے دنیوی چند روزہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے استخارہ کرنے کی دکانیں کھول رکھی ہیں اُنہیں مذکورہ بالا حدیث کریم سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کے لئے اِستخارہ ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

نوٹ: استخارہ کا طریقہ اور دُعاء منہاج المسلمین ص ۲۳۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بعض لوگ استخارہ کرنے کے بعد اِس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ شاید استخارہ کا نتیجہ خواب میں دِکھایا جائے گا لہٰذا وہ اپنے اِس خیال کو ترک کر دیں کیونکہ مذکورہ بالا حدیث کریم میں خواب میں دِکھائے جانے والے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ اِستخارہ کی دُعا کے الفاظ کسی اور بات کی طرف اِشارہ کر رہے ہیں وہ الفاظ یہ ہیں فیسرہ لی کہ اگر وہ کام میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے آسان فرمادے یعنی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اچھے کام میں آسانی پیدا کردے گا۔ اور اگر وہ کام میرے لئے بُرا ہے فاصرفه عنّی واصرفنی عنه تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مُجھے اُس سے پھیر دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اُسے بُرے کام سے دُور کر دے گا۔

قارئین کرام کو یہ پڑھ کر تعجّب ہوگا کہ دوسروں کیلئے استخارہ کرنیوالوں نے ایک ضعیف روایت کو بُنیاد بنا کر ارجنٹ اِستخارہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جبکہ دین میں مرسل منقطع ضعیف روایات قابل حُجّت نہیں ہُوا کرتی یہ ایک مُسلّمہ اُصول ہے اِس اصول پر جماعت المسلمین بھی کاربند ہے۔ لیکن اِس اُصول کو بھی دنیوی منافع کو ترجیح دینے والوں نے چکنا چور کر دیا ہے۔

ارجنٹ استخارہ کی روایت کا ضُعف

جن الفاظ کے ذریعے ارجنٹ استخارہ کیا جاتا ہے وہ یہ ہیں!

اللّٰھم خر لی واخترلی (اِمام ترمذیؒ) اِس روایت کونقل کرنے کے بعد اِس کے ضعف پر تبصرہ کرتے ہیں۔

هذا حديث غريب لا نعرفهٗ الا من حديث زنفل وهو ضعيف عند اهل الحديث ويقال له زنفل العرفي وكا ن سكن عرفات و تفرد بهذا الحديث ولا يتا بع عليه.

(شرح السنته)

یہ روایت غیر معروف ہے۔ ہم اِس روایت کو کسی اور سند سے نہیں جانتے۔ سوائے زنفل کے وہ ہی اسے روایت کرنے والا ہے۔ اور وہ محدثین کے نزدیک ضَعیف شمار کیا جاتا ہے۔ اسے زنفل عرفی کہا جاتا ہے اور وہ عرفات میں رہتا تھا۔ اس روایت کو اس نے اکیلے بیان کیا ہے۔ اس روایت میں اُس کا کوئی متابع نہیں ہے۔

مذکورہ بالا رِوایت ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل حُجّت نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اِس روایت کو امام ابنِ حُجر عسقلانیؒ نے بھی اپنی کتاب فتح الباری میں ضعیف کہا ہے۔

لہٰذا اِستخارہ کا طریقہ وہی قابلِ عمل ہے جو مُعتبر روایت سے بیان کیا جاچکا ہے کہ جب کوئی شخص کسی اہم کام کا اِرادہ کرے تو پہلے خود کامل وضو کرے پھر دو رکعت صلوٰۃ ادا کرے پھر اِستخارہ کی دُعا پڑھے اور آخر میں اپنے کام کا نام لے۔

محمد ارشد

ہفتہ ۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

8 اپریل 2001ء